روزنامہ
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 14 جنوری 2006ء 13 ذوالحج 1426 ہجری 14 صلح 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 9

اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ میرے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔ اور مخفی اور ظاہری گناہ بھی۔ اور وہ گناہ بھی جو تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے معاف کر دے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی اللّٰھم اغفرلی حدیث نمبر:5919)

دنیا وآخرت سنوارنے کیلئے بہترین تجارت یہی ہے کہ خدا کی راہ میں مال قربان کیا جائے

مالی قربانی دلوں کو پاک کرنے اور اللہ کا قرب پانے کا ذریعہ ہے

تحریک وقف جدید کے 49ویں سال کا اعلان اور جماعت کی مالی قربانی کے بے مثال نمونے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 6 رجنوری 2006ء بمقام قادیان کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ صف کی آیات 11 تا 13 تلاوت کیں اور فرمایا آج میں مالی قربانی کے بارے میں کچھ کہوں گا۔ گزشتہ سال کی قربانیوں کا ذکر کروں گا اور وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کروں گا۔ حضور انور نے یہ خطبہ قادیان میں جلسہ سالانہ کیلئے تیار کئے گئے زنانہ جلسہ گاہ میں ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ حسب معمول ایم ٹی اے پر متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور انور نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو نئے سال کی مبارکباد پیش فرمائی اور فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں شکر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ پس شکر کے جذبات دل میں رکھ کر نئے سال میں داخل ہوں تاکہ خدا کے فضلوں میں مزید برکت ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے ان بے شمار فضلوں، انعاموں اور احسانوں کا جو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے طفیل نازل ہو رہے ہیں انسانی سوچ احاطہ نہیں کر سکتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مالی قربانی کرنے والا خدا کا ہمیشہ کیلئے مقرب بن جاتا ہے مالی قربانی دلوں کو پاک کرنے اور اللہ کا قرب دلانے کا ذریعہ ہے۔ اپنی زندگیوں کو سنوارنے کیلئے مالی قربانی میں حصہ لینا بہت ضروری ہوتا ہے جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے، اپنی دنیا اور آخرت سنوارنے کیلئے خدا کے حکموں کے مطابق جاری کردہ مالی تحریکات میں حصہ لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مخلصین کی ایک بہت بڑی تعداد جماعت کو عطا کی ہے۔ حضور انور نے بعض احمدیوں کی قربانیوں کا ذکر فرمایا۔ اور قرآن، احادیث اور حضرت مسیح موعود و حضرت مصلح موعود کے ارشادات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بچوں کی اور اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر مالی قربانی کرنے والی دنیا میں آج صرف ایک ہی جماعت ہے جو جماعت احمدیہ ہے۔ احمدی اپنی خواہشات کو مارتے ہوئے اپنی جمع پونجی خدا کی راہ میں قربان کر دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ وقف جدید کی تحریک میں کوئی معیار کی پابندی نہیں۔ اس لئے ہر کوئی حصہ لے سکتا ہے۔ خاص طور پر نو مبائعین کو اس میں ضرور شامل ہونا چاہئے۔ تاکہ شروع سے ہی ان کو قربانی کی عادت پڑ جائے اور پھر آہستہ آہستہ توفیق بھی بڑھے گی اسی طرح آپ نو مبائعین کو اور اگلی نسلوں کو سنبھال سکیں گے۔ کیونکہ اس سے تربیت ہوگی اور نظام جماعت کا حصہ بن سکیں گے اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور جماعتی نظام کو بھی چاہئے کہ مالی قربانی کی اہمیت اور افادیت سے تمام افراد جماعت کو آگاہ کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ وقف جدید میں مالی قربانی کے ساتھ نفوس کی بھی قربانی ہے۔ ہمیں کثرت سے مربیان اور معلمین کی ضرورت ہے۔ ہر شہر ہر گاؤں بلکہ ہر بیت الذکر میں مربی یا معلم ہونا چاہئے اور پھر مربیان و معلمین کو اپنے تقویٰ کو بڑھانا چاہئے اور پوری استعدادوں کو استعمال کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ جماعت کو تقویٰ پر قائم مربیان و معلمین عطا فرمائے۔

حضور انور نے اعداد و شمار بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے جماعت نے گزشتہ سال کی نسبت دو لاکھ پاؤنڈ زائد قربانی دینے کی سعادت پائی ہے۔ چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار افراد اس میں شامل ہوئے۔ جن میں 51 ہزار نئے شاملین ہیں۔ لیکن ابھی بہت گنجائش موجود ہے۔ ممالک میں امریکہ اول پاکستان دوم اور برطانیہ سوم اور جرمنی چہارم آئے۔ جبکہ پاکستان کی جماعتوں میں بالغان میں لاہور اور بچگان میں کراچی نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج میں وقف جدید کے 49ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ جماعت کے تقویٰ اور مالی قربانی کے معیار بلند کرے واقفین زندگی تقویٰ پر قائم ہوں اور ہر شخص اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کا احساس پیدا کرے اور اسی کوشش میں رہے۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ خطبہ کیلئے آج دیر سے آنے کی وجہ بجلی کی خرابی تھی۔

طلباء وطالبات کی تعلیمی امداد

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جسے یہ فخر حاصل ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے لیکن ابھی جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو اپنے بچوں کو غربت کی وجہ سے تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر پاتے اور مالی اعانت کے مستحق ہیں۔ ایسے نادار، مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں ایک شعبہ امداد طلبہ قائم ہے جو مشروط بآمد ہے اور کلیتہً مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیہ جات اور مالی معاونت سے چل رہا ہے اور یہ شعبہ مندرجہ ذیل Levels پر طلباء وطالبات کی تعلیمی امداد کرتا ہے۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات کیلئے رقوم 5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں اوسطاً سالانہ فیس کی شرح فی طالب علم درج ذیل ہے۔

1۔ پرائمری رسیکنڈری پرائیویٹ ادارہ جات 2 ہزار تا 6 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 300 تا 600 روپے

2۔ کالج پرائیویٹ ادارہ جات 6 ہزار تا 12 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 2400 روپے

3۔ بی ایس سی، ایم ایس سی و پیشہ ور ادارہ جات 50 ہزار تا ایک لاکھ روپے حکومتی ادارہ جات, 10 ہزار تا 30 ہزار روپے اسی طرح شعبہ امداد طلبہ سینکڑوں طلباء وطالبات کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں نیز اپنے حلقہ احباب کو بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ دل کھول کر رقوم بھجوائیں تا کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلباء نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔ (نگران امداد طلباء۔ و نظارت تعلیم)

دفتر نظارت بہشتی مقبرہ کے فون نمبرز

صدر مجلس کارپرداز کا فون نمبر: 6215615
سیکرٹری مجلس کارپرداز فون نمبر: 6212969
(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 367)

نظام الوصیت کے جانفروش سابقین اولین

حضرت مسیح موعود نے 24 دسمبر 1905ء کو نظام الوصیت کی بنیاد رکھی اور 6 جنوری 1906ء کو اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا:۔

''بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کردے گا قریب ہے پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنے تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک **حقیقی مومن وہ ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔''**

(ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت)

حضرت اقدس اس تاریخی فرمان کے بعد کم وبیش 2 سال 5 ماہ تک زندہ رہے اور 26 مئی 1908ء کو اپنے خالق حقیقی کے آسمانی دربار میں پہنچ گئے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن کئے گئے۔ اس مقدس سرزمین میں (جس کی نسبت آپ کو الہاماً خبر دی گئی کہ زمین ہند کے قبرستان اس سرزمین سے مقابلہ نہیں کر سکتے) حضور سے قبل مندرجہ ذیل 18 خوش نصیب بزرگ آسودہ خاک ہو چکے تھے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی، چوہدری الٰہ داد صاحب ضلع شاہ پور، الٰہی بخش صاحب مالیر کوٹلہ، غوثاں صاحبہ مالیر کوٹلہ، صاحب نور صاحب کابلی، امۃ الحمید بیگم صاحبہ بیگم حضرت نواب محمد علی خاں صاحب مالیر کوٹلہ، شیخ مسیح اللہ صاحب شاہجہانپوری، بصری صاحبہ اہلیہ محمد اسماعیل صاحب مالیر کوٹلہ، اللہ رکھا صاحب شاہدرہ، حکیم فضل الٰہی صاحب لاہور، سید امیر حسن پسر سید میر مہدی حسین صاحب راجپورہ، حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (لخت جگر حضور اقدس) حاجی شہاب الدین صاحب لودھیانوی۔ امیر خاں صاحب بنوڑی، احمد جی صاحب ضلع ہزارہ، حضرت مولوی غلام حسین صاحب لاہوری، حاجی فضل حسین صاحب شاہجہانپوری، بابو شاہ دین صاحب ضلع سیالکوٹ، (بابو صاحب حضرت اقدس کے وصال سے صرف ایک روز قبل اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔)

اے ساکنان مقبرہ تم پر ہو مرحبا
مر کر بھی تم ہوئے نہ درِ یار سے جدا
دے دے کے نقد جان خریدا یہ قرب خاص
سودا قسم خدا کی یہ سستا بہت کیا

عہد مسیح موعود کے موصی بزرگ

حضرت اقدس کی حیات طیبہ میں بہشتی مقبرہ قادیان کے مستند ریکارڈ کے مطابق 309 بزرگوں کو نظام الوصیت سے وابستگی کی سعادت نصیب ہوئی بطور نمونہ چند اہم شخصیات کے اسماء گرامی زیب قرطاس کئے جاتے ہیں:۔

1۔ حضرت میاں محمد حسن صاحب اوجلوی والد ماجد حضرت مولوی رحمت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا (وصیت نمبر 1)

2۔ حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر لاہور (وصیت نمبر 6)

3۔ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ تلونڈی موسیٰ خان برادر اصغر حضرت نواب محمد الدین صاحب (وصیت نمبر 7)

4۔ حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحب بہلولپوری۔ حضرت اقدس نے تتمہ حقیقۃ الوحی میں اپنے نشان شہاب ثاقب 31 مارچ 1907ء کے شاہدوں میں آپ کا نام پچیسویں نمبر پر رقم فرمایا ہے۔ (وصیت نمبر 15)

5۔ حضرت میاں احمد الدین صاحب زرگر۔ سلسلہ کے مالی نظام کے استحکام میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ حضرت سیدنا فضل عمر کے پرجوش خادموں اور شیدائیوں میں حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی جیسے بلند پایہ رفیق خاص کے ساتھ آپ کا بھی شمار ہوتا ہے ملاحظہ ہو قادیان گائیڈ صفحہ 112 مولفہ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان (وصیت نمبر 21)

6۔ حضرت بابو غلام محمد صاحب لاہور۔ آپ کو گورداسپور، امرتسر لدھیانہ اور دہلی کے سفروں میں اپنے مقتدا اور رہنما امام الزمان سے ہمرکابی کا شرف حاصل تھا۔ 1904ء میں مزار حضرت داتا گنج بخش کے عقب میں حضرت کا لیکچر ہوا۔ اس لیکچر میں آپ اپنے بھائی پہلوان کریم بخش صاحب اور ڈاکٹر محمد اسماعیل خاں صاحب گوڑگانوی کے ساتھ کھڑے رہے جلسہ گاہ کے لئے ایک سٹیج لگایا گیا جس کے دونوں طرف قریباً پچاس پچاس سائبان نصب کئے گئے تھے۔ حضرت کے آخری سفر لاہور میں جب حضور فٹن پر سوار ہو کر بغرض سیر میانمیر کی طرف تشریف لے جاتے تھے۔ ملک مبارک علی صاحب اپنی گاڑی پر مع اپنے ساتھیوں کے حضور کی فٹن کے پیچھے رہتے اور اکثر مخلصین لاہور جو حفاظت کی غرض سے پیدل ساتھ چلتے تھے ان میں آپ بھی شامل تھے (وصیت نمبر 24)

7۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب مفسر تفسیر قرآن انگریزی (وصیت نمبر 56)

8۔ حضرت میر سید ناصر نواب صاحب دہلوی والد معظم حضرت سیدہ اماں جان صاحبہ (وصیت نمبر 68)

9۔ حضرت خان صاحب ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر رامپوری برادر اکبر علی برادران والد مولانا عبدالمالک خاں صاحب (وصیت نمبر 75)

10۔ حضرت حسن موسیٰ خاں صاحب پرتھ آسٹریلیا (وصیت نمبر 84)

11۔ حضرت قاضی محبوب عالم صاحب (وصیت نمبر 88) مالک راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور

12۔ حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی۔ برادر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس (وصیت نمبر 94)

13۔ حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی والد محترم حضرت مولانا شمس (وصیت نمبر 95)

14۔ حضرت مولوی فضل محمد صاحب ہرسیاں۔ والد حضرت مولانا ابو البشارت عبدالغفور صاحب فاضل (وصیت نمبر 102)

15۔ حضرت حافظ مولانا نورالدین بھیروی قدرت ثانیہ کے مظہر اول (وصیت نمبر 109)

16۔ حضرت پیر منظور محمد صاحب لدھیانوی (وصیت نمبر 119) موجد قاعدہ یسرنا القرآن

17۔ حضرت چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار نانا مولانا نسیم احمد باجوہ صاحب مربی انگلستان (وصیت نمبر 122)

18۔ حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب داماد بانی سلسلہ احمدیہ (وصیت نمبر 137)

19۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی (وصیت نمبر 149)

20۔ حضرت سید میر ناصر شاہ صاحب اوور سیر کشمیر (وصیت نمبر 150)

21۔ حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب آف افریقہ (وصیت نمبر 157)

22۔ حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن مہر سنگھ صاحب (وصیت نمبر 166)

23۔ حضرت مولوی امام الدین صاحب گولیکی والد حضرت مولوی ظہور الدین اکمل صاحب (وصیت نمبر 197)

24۔ حضرت حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چک والد جناب رحمت اللہ خاں صاحب شاکر مرحوم اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل قادیان (وصیت نمبر 267)

25۔ حضرت چوہدری غلام احمد خاں صاحب کریام (وصیت نمبر 278)

26۔ حضرت ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیرؔ بانی مغربی افریقہ مشن (وصیت نمبر 283)

27۔ حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب آف جدہ۔ حضرت ام وسیم کے والد ماجد۔ (وصیت نمبر 290)

28۔ ضیغم احمدیت حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب۔ (وصیت نمبر 303 تاریخ وصیت 7 جنوری 1908ء)

موصی اول حضرت میاں محمد حسن صاحب نے 20 جولائی 1950ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ اور حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب قیام پاکستان سے قریباً سوا دو ماہ قبل قادیان میں داغ مفارقت دے گئے۔ مزار مبارک بہشتی مقبرہ قادیان میں ہے۔

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ کی بیش قیمت خدمات

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کے نامور سیرت و سوانح نگار ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مرحوم درویش قادیان دارالامان تحریر فرماتے ہیں۔

''حضرت .... کے عہد مبارک میں 1907ء میں آپ پہلی بار قائم مقام ناظم بہشتی مقبرہ مقرر ہوئے پھر 1916ء اور 1920ء میں بھی کچھ عرصہ کے لئے آپ اسی کام پر بطور افسر بہشتی مقبرہ متعین رہے۔ 1925ء میں اگست میں آپ قائم مقام افسر مقرر ہوئے اور اکتوبر میں مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کے پہلے سیکرٹری کے طور پر آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ اور آپ تا وفات **گویا اکیس بائیس سال تک اس خدمت پر مامور رہے''**

(رفقائے احمد جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 104 ناشر احمدیہ بک ڈپو پاکستان۔ اشاعت 1963ء)

اے خدا بر تُربت او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

زادراہ جمع کرلو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کردیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کردیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کرکے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے''۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 328)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

4

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی قادیان میں مصروفیات

قادیان کے مقدس مقامات کا معائنہ، سرکاری افسران سے ملاقات اور کارکنان جلسہ سے خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

18 دسمبر 2005ء

صبح چھ بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت مبارک تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

معززین سے ملاقات

آج صبح ساڑھے گیارہ بجے قادیان اور اس کے مضافاتی علاقوں نیز امرتسر، رعیہ اور گورداسپور کے معززین اور شخصیات اور ان کی فیملیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے تشریف لائیں۔

ان آنے والے مہمانوں میں جن کی تعداد پانچ صد کے قریب تھی MLA (ممبر پارلیمنٹ) MC چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کالج کے پرنسپل اور طلباء، طالبات زرعی یونیورسٹی گورداسپور کے ڈائریکٹر کے علاوہ دیگر مذہبی وسیاسی شخصیات شامل تھیں۔

لالہ ملاوامل کے خاندان کی ملاقات

ان مہمانوں میں ملاقات کرنے والوں میں ''لالہ ملاوامل'' کے پوتے اور پڑپوتوں پر مشتمل فیملی بھی شامل تھی۔

لالہ ملاوامل حضرت اقدس مسیح موعود کے قریبی دوستوں میں سے تھے حضرت اقدس مسیح موعود کے ساتھ کئی سفروں میں شامل رہے اور الیس اللہ کی انگوٹھی لالہ ملاوامل ہی امرتسر سے بنوا کر لائے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کئی کتب میں ان کا ذکر اس رنگ میں کیا ہے کہ یہ میرے سینکڑوں نشانات کے گواہ ہیں۔ کتاب ''قادیان کے آریہ اور ہم'' میں ان کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

(آریہ دھرم۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 243)

لالہ ملاوامل صاحب ایک دفعہ تپ دق سے بیمار ہوئے ان کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی حضرت اقدس مسیح موعود کو بلوایا کہ مجھے آ کر مل جائیں تو حضور ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے دعا کی درخواست کی اس پر حضرت اقدس مسیح موعود نے دعا کی چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لالہ ملاوامل صاحب کو شفا دے دی۔

معززین اور آنے والی مہمان فیملیز کے ساتھ ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے ایک بجے تک جاری رہا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دارالمسیح کی Renovation کا معائنہ فرمایا اور کنویں کا پانی نکال کر ایک گھونٹ پیا۔ یہ کنواں حضرت اقدس مسیح موعود نے سلسلہ احمدیہ کی ضرورتوں کیلئے الدار میں کھدوایا تھا۔ اس کنویں کی مختصر تاریخ یہ ہے۔

دارالمسیح کا کنواں

حضرت مسیح موعود کے خاندان کے مکانات کے قریب دو کنویں تھے جن سے لوگ فائدہ حاصل کیا کرتے تھے۔ لیکن جب حضرت اقدس مسیح موعود نے دعویٰ فرمایا اور آپ کے اقارب آپ کے مخالف ہو گئے تو یہ مخالفت بڑھتے بڑھتے کنویں کے پانی بند کرنے تک پہنچ گئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کے افراد خانہ اور آپ کے مہمانوں کو ان کنوؤں سے پانی لینے سے روک دیا گیا تو حضرت مسیح موعود نے افراد جماعت میں تحریک فرمائی اور ایک کنواں حضور کے مکان میں ٹھیک اس کمرہ کے سامنے کھودا گیا جس میں حضور کی پیدائش ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود نے بعض دوستوں کو تحریک کی کہ ہمارا اپنا کنواں ہونا چاہئے۔ اس تحریک پر روپیہ آ گیا اور 1895ء میں یہ کنواں الدار میں کھدوایا گیا۔

اس کنویں میں سے عرصہ دراز تک بالٹی ڈوری یا بوکے سے پانی نکالا جاتا رہا لیکن بعد میں اس کنویں میں نلکا لگا دیا گیا اور کنویں کو اوپر سے اس طرح بند کر دیا گیا کہ اس کی منڈیر اسی طرح قائم رہی۔ سال 1982ء کو اس کی منڈیر کو بھی ختم کر دیا گیا اور نلکا نکال کر پختگی سے اس کو بند کر دیا گیا لیکن اس کا نشان موجود رہا۔

پھر 2003ء میں جب دارالمسیح کی Renovation شروع ہوئی۔ اس وقت اس کنویں کو دوبارہ کھولا گیا۔ اس کی منڈیر بنائی گئی اور اب باقاعدہ بالٹی ڈور کے ذریعہ اس میں سے ٹھنڈا اور شیریں پانی نکالا جاتا ہے۔

اس معائنہ کے بعد سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت مبارک میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مزار مبارک پر دعا

چار بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ دارالمسیح سے بہشتی مقبرہ حضرت اقدس مسیح موعود کے مزار مبارک پر دعا کیلئے تشریف لے گئے۔ گزشتہ دنوں کی طرح آج بھی راستہ کے دونوں طرف احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو مسلسل نعرے بلند کر رہا تھا۔ جب حضور انور قادیان کے گلی کوچوں میں اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہیں تو ایسا روح پرور ماحول ہوتا ہے کہ بے اختیار آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں یہ نظارے عشق و محبت اور فدائیت کی ایسی داستانیں ہیں جن کو تحریر میں لاتے ہوئے ان کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔

بہشتی مقبرہ سے واپسی پر راستہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کیلئے مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کے بیٹے قریشی انعام الحق صاحب کی دکان کے اندر تشریف لے گئے اسی طرح دارالمسیح کے گیٹ میں داخل ہونے سے قبل گیٹ سے ملحقہ دفتر خدمت خلق میں بھی تشریف لے گئے۔

ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ربوہ، متحدہ عرب امارات اور امریکہ کے علاوہ ہندوستان کی جماعتوں Chicut, Bhadarnah Hyderabad, Bhdrak, Andoora Shimoga, Bhagalpur, Yaripura Agra, Luknow, Channai, Alppy Payangadi., Sunghrah, Qadian Charlot, Asnoor, Rajori Sirinagar کی 36 فیملیز کے 214 افراد نے حضور انور نے سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

یہ فیملیز پیارے آقا سے ملاقات اور دیدار کیلئے بہت لمبے سفر طے کر کے قادیان دارالامان پہنچی تھیں۔ بھاگلپور سے ایک ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے یہ فیملیز پہنچیں جب کہ حیدر آباد، شموگر، یارگر اور بنگلور کے علاقہ سے اڑھائی ہزار کلومیٹر اور کالیکٹ اور Channai, Alppy اور Payangadi کے علاقہ سے تین ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے ملاقات کیلئے پہنچیں۔

حضور انور سے ملاقات کے بعد ان کے چہرے خوشی سے بھرے ہوئے تھے اور یہ سبھی اپنی خوش نصیبی پر نازاں تھے۔ آج اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا کہ ان پیاسی روحوں کو اپنے پیارے آقا کا دیدار نصیب ہوا جس کے لئے یہ برسوں سے ترس رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان کی روحانی پیاس بجھانے کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

میڈیا کوریج

آج بھی اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے بارہ میں خبریں شائع کیں۔

اخبار روزنامہ ہند سماچار جالندھر اور انبالہ کینٹ نے اپنی 18 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں لکھا کہ ''قادیان میں 26 دسمبر 2005ء سے شروع ہونے والے تین روزہ جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ کے شامل ہونے کے باعث اس جلسہ کی اہمیت اور بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ اپنے خلیفہ سے ملاقات کرنے اور ان کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے پوری دنیا سے احمدیہ عقیدت مندوں کی یہی خواہش ہے کہ جہاں وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی جلسہ میں شامل ہوں وہاں اپنے روحانی آقا کا دیدار بھی کر سکیں۔''

اسی اخبار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور وزیر تعمیرات پرتاپ سنگھ باجوہ کی تصویر بھی شائع کی اور تصویر کے نیچے لکھا ''جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ جنہیں پنجاب سرکار نے سٹیٹ گیسٹ نامزد کیا ہے سے ملاقات کرنے پہنچے پرتاپ سنگھ باجوہ''

روزنامہ جگ بانی جالندھر نے اپنی 18 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں درجہ ذیل عنوان کے تحت خبر شائع کی۔

''جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ کو سرکار نے صوبائی مہمان مقرر کیا''

خبر میں پرتاپ سنگھ باجوہ وزیر تعمیرات پنجاب کی حضور انور کے ساتھ تصویر بھی شائع ہوئی۔

اخبار روزنامہ دینک جاگرن نے اپنی 18 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور پرتاپ سنگھ باجوہ صاحب کی ملاقات کی تصاویر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ ''حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ہوں گے صوبائی مہمان''

اخبار روزنامہ پنجاب کیسری جالندھر نے اپنی 18 دسمبر کی اشاعت میں ''صوبائی مہمان روحانی خلیفہ سے باجوہ نے کی ملاقات'' کے عنوان سے خبر شائع کی اور ملاقات کی تصویر بھی شائع کی۔

اخبار روزنامہ اجیت سماچار نے اپنی 18 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح کو پنجاب سرکار نے صوبائی مہمان مقرر کیا'' کے عنوان سے خبر شائع کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں کے میڈیا نے کھلی بانہوں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا ہے اور بہت عمدہ رنگ میں حضور انور کے سفر قادیان اور پروگراموں پر مشتمل خبریں آرٹیکل، شائع کر رہے ہیں۔

19 دسمبر 2005ء

صبح 6 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز نے بیت مبارک تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

منارۃ المسیح کا معائنہ

پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ''منارۃ المسیح'' کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے۔ اس موقع پر حضور انور نے ایک احمدی انجینئر کو بعض ہدایات دیں۔ 13 مارچ 1903ء کو بروز جمعہ بیت اقصیٰ کے صحن میں منارۃ المسیح کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ بعض وجوہات کی بناء پر حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک میں اس کی تکمیل نہ ہوسکی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے عہد خلافت کے پہلے ہی سال مورخہ 27 نومبر 1914ء کو منارۃ المسیح کی نامکمل عمارت پر اپنے دست مبارک سے اینٹ رکھ کر اس کی تعمیر کا کام دوبارہ شروع کروا دیا۔ اور دسمبر 1915ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ یہ خوشنما اور دلکش مینارہ 105 فٹ اونچا ہے۔ اس کی تین منزلیں ہیں اور اوپر گنبد اور 92 سیڑھیاں ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی دیرینہ خواہش کے مطابق منارہ پر ان مخلصین چندہ دہندگان کے نام درج ہیں۔ جنہوں نے ایک ایک سو روپیہ چندہ دیا تھا۔ اس زمانہ میں اس منارہ کی تعمیر پر 5,963 روپے خرچ ہوئے تھے۔

منارۃ المسیح کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر نظارت اشاعت کا بھی معائنہ فرمایا۔

ملاقاتیں

اس معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں ہندوستان کی جماعتوں Asnoor, Kerala Anroha کے علاوہ بنگلہ دیش متحدہ عرب امارات (U.A.E) سنگاپور اور پاکستان کی جماعتوں ربوہ، شیخوپورہ، راولپنڈی، اسلام آباد، اوکاڑہ اور گولیکی سے آنے والے احباب جماعت اور 16 فیملیز کے 180 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوا ایک بجے بیت مبارک میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سرکاری افسران سے ملاقات

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے۔ حضور انور سے ملاقات کیلئے ضلع گورداسپور کے ڈی سی Vivek پرتاپ سنگھ صاحب اپنے دو ساتھیوں ایس ڈی ایم (SDM) بٹالہ اور نائب تحصیلدار قادیان کے ہمراہ تشریف لائے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈی سی صاحب سے ملاقات کے دوران فرمایا کہ اب تک آپ کے انتظامات اچھے جا رہے ہیں۔ مزید رش پڑے گا تو پتہ چلے گا کیا صورتحال بنتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا بجلی کا مسئلہ بھی ہوسکتا ہے۔ بجلی کا لوڈ بڑھے گا۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ کے انتظامات کے تعلق میں آپ کیا جائزے لے رہے ہیں۔ کون کون سے کام کرنے والے ہیں۔ اس پر ڈی سی صاحب نے کہا کہ جماعت کی انتظامیہ جو کام بھی ہمیں بتاتی ہے ہم کر دیتے ہیں اور کوشش یہی ہوتی ہے کہ سب ضرورتیں پوری ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک استفسار پر ڈی سی صاحب نے بتایا کہ گورداسپور ضلع کی آبادی 23 لاکھ کے قریب ہے ضلع گورداسپور پنجاب کے 17 ضلعوں میں سے آبادی کے لحاظ سے پہلے پانچ میں ہے۔

حضور انور نے جماعت سے تعاون کرنے پر ڈی سی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اس پر ڈی سی صاحب نے کہا قادیان کا شہر تاریخی شہر ہے یہاں کام کرنا ہمارا فرض ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں 15/14 سال قبل یہاں آیا تھا۔ راستے خراب تھے جھٹکے لگتے تھے۔ اب تو بڑی اچھی سڑک بن گئی ہے۔ راستے اچھے بن گئے ہیں۔ حضور انور نے زرعی لحاظ سے دریافت فرمایا کہ آپ کے ضلع میں سے کونسی تحصیل مہنگی ہے جس پر ڈی سی صاحب نے بتایا کہ قریباً سارے ضلع کی زمین ایک جیسی ہے۔ قادیان کی میونسپلٹی کی حدود بڑھانے کے بارہ میں بھی ڈی سی صاحب نے بتایا کہ پلاننگ ہو رہی ہے۔

ڈی سی صاحب کی حضور انور سے یہ ملاقات پونے پانچ بجے تک جاری رہی۔ ملاقات کے اختتام پر ڈی سی صاحب اور ان کے دونوں ساتھیوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

مزار مبارک پر دعا

اس کے بعد حضور انور بہشتی مقبرہ حضرت اقدس مسیح موعود کے مزار مبارک پر دعا کیلئے تشریف لے گئے۔ آج بھی جاتے ہوئے بھی اور آتے ہوئے بھی راستہ کے دونوں طرف احباب کا ایک ہجوم تھا اور اتنی کثرت سے لوگ حضور انور کے دیدار کیلئے راستوں کے اردگرد جمع تھے کہ کھڑے ہونے کے لئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ آج بھی مسلسل نعرے لگائے جا رہے تھے اور لوگ اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو السلام علیکم کہہ رہے تھے حضور انور بار بار اپنا ہاتھ بلند کرتے اور سب کے سلام کا جواب دیتے۔ نوجوان خواتین اور بچیاں اپنے ہاتھوں میں کیمرے لئے مسلسل حضور انور کی تصاویر کھینچ رہی تھیں۔ سینکڑوں کیمرے تھے جو قادیان کے گلی کوچوں میں چلتے ہوئے حضور انور کے لمحہ لمحہ کو محفوظ کر رہے تھے۔

بہشتی مقبرہ سے واپسی پر پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج بنگلہ دیش کے علاوہ ہندوستان کی 12 جماعتوں Ihimoga, Asnoor, Bhadrak Rajisthan, Colcata, Ukara Hyderabad , Bnratpur, Kardapalli Markara, kalaban, Charkot اور پاکستان کی دس جماعتوں میں ربوہ بہاولپور، شیخوپورہ، ساہیوال اسلام آباد، سندھ، لاہور، گوجرانوالہ، مرید کے اور راہوالی سے آنے والے 25 خاندانوں کے 294 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام سات بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت مبارک میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

آج بھی اخبارات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر قادیان اور پروگراموں کے بارہ میں خبریں شائع ہوئیں۔

روزنامہ ہندوستان ٹائمز (Hindustan Times) نے اپنی 19 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں ایس ایس پی بٹالہ کی کتاب کی تقریب رونمائی کی رپورٹ شائع کی۔

روزنامہ ہند سماچار جالندھر نے اپنی 19 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں قادیان اور گردونواح سے آنے والے معزز مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کی تفصیلی رپورٹ شائع کی اور ان میں سے بعض سرکردہ مہمانوں کی حضور انور کے ساتھ تصویر بھی شائع کیں۔

اس اخبار نے تفصیلی خبر دیتے ہوئے لکھا کہ

'' جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد جو آجکل بھارت آئے ہوئے ہیں سے ملاقات کرنے کیلئے قادیان کے ایم ایل اے (MLA) چیئرمین پنجاب پروونشنل کنٹرول بورڈ شری ترپت راجندر سنگھ باجوہ، اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل اردومن جیت سنگھ سندھو، پنجاب کسان کھیت و مزدور سبیل کے پنجاب جنرل سیکرٹری باوندر سنگھ باجوہ، سابق کیبنٹ شری پنجاب شری سیوا سنگھ سیکھواں، شرومنی یوتھ اکالی دل بادل کے ضلع جنرل سیکرٹری شری نریندر سنگھ سیکھواں، عادوندر سنگھ بڑ، قادیان شرومنی اکالی دل پردھان سجن سنگھ دھندل، نیشنل ایوارڈی و ممبر گورونانک، دیو یونیورسٹی شری منوہر لال شرما، سابق پردھان نگر کونسل حکیم سورن سنگھ، نونیت جیولرز بابا آیا سنگھ ریاڑکی کالج تغلوال کے پرنسپل شر سورن سنگھ ورک اور گگن دیپ سنگھ کے علاوہ سکول اور کالجوں کے اساتذہ اور طالبات بھی شامل ہوئیں۔

اس موقع پر جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ نے بابا آیا سنگھ ریاڑ کی کالج کی طالبات کو پن (قلم) یادگاری تحفہ کے طور پر دیئے اور فرمایا پنجاب میں بابا آیا سنگھ ریاڑ کی کالج کے پرنسپل نے بچیوں کی تربیت کا بیڑا اٹھایا ہے جو قابل تعریف ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ خوش نصیب ہیں جو آپ کو ایسا رہبر ملا ہے۔ اچھی مائیں، اچھی ٹیچر ہوتی ہیں۔ مائیں ہی ہیں جو آئندہ قوم کی تعلیم و تربیت و ترقی کی سنگ میل ہوتی ہیں۔

سابق منتری پنجاب سیوا سنگھ سیکھوانی نے کہا کہ میں تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ اتنے روشن و کھلی ذہنیت کے مالک ہوسکتے ہیں اور مجھے سب سے بڑی خوشی اس بات کی ہے کہ وہ پنجابی ہیں۔ میں نے جب ان سے لڑکھڑاتی اردو میں بات کرنا چاہی تو حضور نے مجھے کہا کہ تم پنجابی میں بات کرو اور انہوں نے بہت ہی اچھی پنجابی میں گفتگو کی۔ انہوں نے کہا جب میں نے حضور سے کب تک رہنے کی بات کی تو حضور کا جواب تھا کہ میرا دل ہے کہ میں رہ ہی یہاں جاؤں۔

روزنامہ ''دینک جاگرن جالندھر'' نے اپنی 19 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور کی تصاویر کے ساتھ خبر دی۔ ایک تصویر میں حضور انور کالج کی طالبات کو پن عطا فرما رہے ہیں۔ جبکہ دوسری تصویر میں حضور انور بعض معزز مہمانوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور حضور انور نے اپنے گلے میں وہ چادر ڈالی ہوئی ہے جو حضور انور کو اکالی دل نیتا سنگھ نے پہنائی تھی۔

اخبار روزنامہ ''امر اُجالا'' نے خبر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ قادیان کے راج نیتاؤں کی خلیفہ سے ملاقات''

''روزنامہ اتم ہندو اور روزنامہ چڑھدی کلا، پٹیالہ نے اپنی 19 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں لکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو پنجاب سرکار نے اسٹیٹ گیسٹ قرار دیا۔''

روزنامہ ''نواں زمانہ جالندھر'' نے اپنی 19 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں ''احمدیہ جماعت کے خلیفہ کی طرف سے قوم کے نام پہلا خطاب'' کے عنوان سے خبر شائع کی۔

اسی طرح بعض اخبارات نے پاکستان اور بھارت کے مختلف شہروں سے آنے والے قافلوں کے بارہ میں بھی خبریں شائع کیں۔

20 دسمبر 2005ء

صبح چھ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز نے بیت مبارک تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق 11 بجے فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

ملاقاتیں

آج ملاقات کرنے والوں میں سعودی عرب سے آنے والے احباب کے علاوہ پاکستان کی جماعتوں کراچی، ربوہ، سرگودھا، بہاولپور، بہاولنگر اور ہندوستان کی جماعتوں Charkote, Channai, Gangtok, Shorat, Kanpur, Rishinagar, Hasilpoe Kerang اور Bhardtpur کی مجموعی طور پر 23 فیملیز کے 215 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت مبارک تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مزار مبارک پر دعا

چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ دارالمسیح سے باہر تشریف لائے اور حضرت اقدس مسیح موعود کے مزار مبارک پر دعا کیلئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ آج بھی بہشتی مقبرہ جانے والے راستوں کے اردگرد قادیان کے مکینوں اور پاکستان اور دوسرے ممالک سے آنے والے احباب جماعت کا ایک ہجوم اپنے پیارے آقا کے دیدار اور ایک جھلک دیکھنے کیلئے کھڑا تھا۔ حضور انور کو دور سے دیکھتے ہی ان عشاق ان کے ہاتھ بلند ہو جاتے ہیں اور ہر طرف سے السلام علیکم کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ احباب بڑے پرجوش اور والہانہ انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہیں اور اس مبارک اور پیاری بستی قادیان کی فضاء بار بار نعرہ ہائے تکبیر سے گونجتی ہے۔ اس کے گلی کوچوں اور مکانوں سے لحہ لحہ توحید الٰہی کا اقرار ہوتا ہے یہ دن بڑے ہی مبارک ہیں اور قدم قدم پر روح پرور مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔

ملاقاتیں

بہشتی مقبرہ سے واپسی پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پانچ بجے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں ہندوستان کی 17 جماعتوں Yadgir, Kaita, Kerang, Balsoo, Amroha, Rishinagar, Kardapalli, Noonamai Laharka, Bhadrak, Iora, Rajori, Asnoor, Yaripura, Calicut, Bharatpur, Andoora کے علاوہ پاکستان کی جماعتوں ربوہ، راولپنڈی، گوجرانوالہ، منڈی بہاؤالدین فیصل آباد، لاہور، ناصر آباد، بہاولپور سے مجموعی طور پر 22 فیملیز کے 220 افراد نے شرف ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام سات بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت مبارک تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کورتج

آج بھی اخبارات نے خبروں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رکھا۔

روزنامہ ہند سماچار جالندھر نے اپنی 20 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں DC ضلع گورداسپور کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کی تصویر اور رپورٹ شائع کی۔ اسی طرح اخبار روزنامہ دینک جاگرن جالندھر نے بھی تصویر کے ساتھ D.C اور S.D.M کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کی رپورٹ شائع کی۔ اخبار ٹریبیون چندی گڑھ، اجیت سماچار، دینک جاگرن اور اجیت جالندھر نے پاکستان اور انڈیا کے مختلف حصوں سے آنے والے قافلوں کے بارہ میں خبریں شائع کیں۔

21 دسمبر 2005ء

صبح چھ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ملاقاتیں

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے نیپال، بنگلہ دیش، پاکستان اور انڈیا کی 13 مختلف جماعتوں لکھنو، شاہجہاں آباد، کالیکٹ Chakogam, Kardipalli Channai, Ukara, Sorab, Badarwah, Yadgir, Sagar, Timapur, Shimoga سے آنے والی 25 فیملیز کے 212 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔

سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت اقصیٰ تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مزار مبارک پر دعا

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ دارالمسیح سے باہر تشریف لائے اور حضرت اقدس مسیح موعود کے مزار مبارک پر دعا کیلئے تشریف لے گئے۔ آج بھی ہزاروں احمدی راستہ کے دونوں طرف اپنے پیارے آقا کے دیدار کیلئے کھڑے تھے اور مسلسل والہانہ انداز میں نعرے بلند کر رہے تھے۔

بہشتی مقبرہ قادیان

احاطہ بہشتی مقبرہ کا حالیہ رقبہ تقریباً 17 ایکڑ ہے۔ یہ سیدنا حضرت مسیح موعود کا آبائی باغ تھا۔ بعد میں کچھ اور زمین خرید کر اس احاطہ کو وسیع کیا گیا۔ بہشتی مقبرہ میں سب سے پہلے حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب دسمبر 1905ء میں دفن ہوئے۔ بہشتی مقبرہ میں آپ کی قبر سب سے پہلی قبر ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات 26 مئی 1908ء کو لاہور میں ہوئی تھی۔ 27 مئی کو حضور کو بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن کیا گیا۔ آپ کے دائیں طرف حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کی قبر ہے اور آپ کے بائیں جانب جو جگہ خالی ہے وہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی تدفین کیلئے خالی رکھی گئی ہے۔ حضرت اماں جان کی وفات 21,20 اپریل 1952ء کی درمیانی شب کو ربوہ میں ہوئی تھی۔

اس بہشتی مقبرہ کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود اپنی کتاب الوصیت میں فرماتے ہیں۔

”مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہو گی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ یہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔“

حضرت مسیح موعود نے جگہ کے انتخاب کے تعلق میں فرمایا۔ ”میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کیلئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔“

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 316)

ملاقاتیں

بہشتی مقبرہ سے واپس آنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ یہاں فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ بنگلہ دیش اور پاکستان کی آٹھ جماعتوں ربوہ، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، کراچی، ساہیوال، وہاڑی، مرید کے میرپور کے علاوہ ہندوستان کی 15 جماعتوں Ukara, Hyderabad, Bhubneshwar, Shimoga, Asnoor, Yadgir, Abaro, Charkot, Kamra, Bhadrak, Bhadrwah, Bharatpur, Karsapalli, Marcara, Kalaban سے آنے والی مختلف فیملیز کے مجموعی طور پر 25 خاندانوں کے 285 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام سات بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت اقصیٰ تشریف لے جا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج اخبار روزنامہ نواں زمانہ جالندھر اور روزنامہ اجیت جالندھر نے قادیان کی مختلف شخصیات اور مہمانوں کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کی خبر شائع کی اخبار نواں زمانہ نے ڈی سی اور ایس ڈی ایم کی حضور انور سے ملاقات کی خبر شائع کی۔

اخبار روزنامہ امر اجالا، روزنامہ دینک جاگرن، روزنامہ پنجابی، ٹریبیون نے پاکستان اور دوسرے مختلف ممالک سے آنے والے وفود کے بارہ میں خبریں شائع کیں اور آرٹیکل لکھے۔

22 دسمبر 2005ء

صبح 6 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ساڑھے دس بجے حضرت انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت اقدس مسیح موعود کے مزار مبارک پر دعا کیلئے تشریف لے گئے۔

بہشتی مقبرہ سے واپس آتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ وقت کیلئے بشیر احمد ناصر صاحب فوٹوگرافر کی والدہ کی عیادت کیلئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ دارالمسیح واپس آ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان پر مہمانوں کی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے اور کھانا پکانے والی ٹیم کو کھانے کے تعلق میں ضروری ہدایات دیں۔ اس کے بعد حضور انور واپس اپنے دفتر تشریف لائے۔ سردار پرتاپ سنگھ باجوہ وزیر تعمیرات کے بھائی حضور انور کی ملاقات کیلئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت اقصیٰ تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں

کارکنان جلسہ کا معائنہ

آج پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ قادیان کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔ اس تقریب کا انتظام لجنہ جلسہ گاہ کے احاطہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پیدل ہی اس افتتاحی

تقریب کیلئے تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے مرکزی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کے تمام ناظمین ترتیب کے ساتھ ایک لائن میں کھڑے تھے۔ ہر ناظم کے آگے اس کے شعبہ کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی۔ ہر ناظم کے پیچھے اس کے نائبین اور معاونین قطاروں میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باری باری تمام ناظمین کے پاس تشریف لے گئے اور ان کا تعارف حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے شعبوں اور کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ تمام ناظمین نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ رہائش گاہوں کے ناظمین سے حضور انور نے آنے والے مہمانوں اور ان کی رہائش کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز یہ بھی دریافت فرمایا کہ گھروں میں اور پرائیویٹ طور پر کتنے مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔

حضور انور کا خطاب

اس کے بعد ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا۔ جلسہ سالانہ کی روایات کے مطابق جب ڈیوٹیوں کا آغاز ہوتا ہے تو ایک معائنہ بھی کیا جاتا ہے۔ گو ابھی انتظامیہ نے مجھے معائنہ تو نہیں کروایا۔ میرا خیال تھا لنگر خانوں اور قیام گاہوں میں جانا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا بہر حال آپ جو کارکنان ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو مہمانوں کی خدمت کیلئے رضا کارانہ پیش کیا ہے۔ یاد رکھیں یہ بہت بڑا اعزاز ہے پس مہمانوں کی خدمت کرکے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ بعض دفعہ مہمانوں کی طرف سے زیادتی بھی ہو جائے تو حوصلے سے صبر سے برداشت کریں۔ آپ کا مقصد خدمت کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہر ناظم شعبہ اس بات کا نگران ہے کہ اس کے نائبین، منتظمین اور معاونین خدمت کے جذبہ کے ساتھ اپنے اپنے شعبہ میں کام کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اس سال پانچواں حصہ کارکنان کا پاکستان سے بھی آیا ہوا ہے۔ پاکستان سے آنے والے کارکنان میں بہت سے ایسے ہیں جن کو ابھی جلسہ کی ڈیوٹیوں کا تجربہ نہیں ہے کیونکہ پاکستان میں ایک عرصہ سے جلسہ سالانہ کا انعقاد نہیں ہوا۔

حضور انور نے فرمایا یاد رکھیں خدا تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی موقعہ عطا فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کریں۔ اس لئے آپ بھی خاص طور پر اپنے اندر ایک خدمت کے جذبہ سے کام کریں۔ خدا کی رضا کے حصول کی خاطر حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کریں اور ڈیوٹیوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا معاونین جو دس بارہ سال کے بچے ہوتے تھے وہ بھی زیادہ سے زیادہ دو تین گھنٹے سویا کرتے تھے پس یہ بہانہ آپ نے نہیں بنانا کہ مجھے آرام نہیں مل سکا اس لئے میں ڈیوٹی پر حاضر نہ ہو سکا۔ اپنے آراموں کو اور نیندوں کو حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کیلئے قربان کریں۔ آنے والے مہمان کسی دنیاوی میلے میں نہیں آ رہے۔ حضرت مسیح موعود کے یہ مہمان آپ کے بلانے پر یہاں آ رہے ہیں۔ خدا کی رضا کے حصول کیلئے یہاں آ رہے ہیں۔ ان کی خدمت کرنا آپ کیلئے بہت سی برکتوں کا موجب ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کسی قسم کی تلخ کلامی، ناراضگی کا اظہار چہرے پر نہیں آنے دینا۔ دوسرے اپنے آرام کی پرواہ نہیں کرنی۔ تیسری اہم بات ان دنوں دعاؤں پر زور دینا ہے دعاؤں کے بغیر ہم ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔

حضور انور نے فرمایا ایک اہم بات جس کی ڈیوٹی کے دوران کوتاہی ہو جاتی ہے کہ نماز وقت پر ادا نہیں ہو سکتی۔ حضور انور نے فرمایا کارکنان چار پانچ مل کر باجماعت نماز ادا کریں۔ ناظمین اس بات کے ذمہ دار ہوں گے۔ کہ ان کے کارکنان باجماعت نماز ادا کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے جس مقصد کیلئے آپ نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اس کو احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ڈیوٹیوں کے اس افتتاحی خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کارکنات کی طرف تشریف لے گئے اور ان کے انتظامات اور ڈیوٹیوں کا جائزہ لیا۔

لنگر خانہ نمبر 3 کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ نمبر 3 کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے۔ شام کا کھانا تیار کیا جارہا تھا۔ حضور انور نے سالن (آلو گوشت) کی ایک دیگ دیکھی اور پکے ہوئے گوشت کا جائزہ لیا کہ اچھی طرح پک گیا ہے پھر حضور انور لنگر خانہ کے اس حصہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں تنوروں کے ذریعہ روٹیاں پک رہی تھیں۔ حضور انور نے معاونین سے دریافت فرمایا جو روٹیوں کی گنتی کر کے ڈھیریاں لگا رہے تھے اس پر معاونین نے بتایا کہ پچاس پچاس روٹیوں کی ڈھیریاں لگا رہے ہیں۔ حضور انور نے معاونین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ سب کشمیری لگتے ہیں۔

لنگر خانہ نمبر 2 کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ نمبر 2 کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے۔ لنگر خانہ کے تمام معاونین نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ یہاں بھی شام کیلئے کھانا تیار کیا جارہا تھا۔ آلو گوشت پکایا جارہا تھا۔ حضور انور نے یہاں بھی سالن کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ گوشت گلے بغیر نہیں دینا۔ سادہ چاول بھی پکائے تھے اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تنوروں کے پاس تشریف لے گئے۔ جہاں منتظمین نے بتایا کہ آج شام کیلئے اس لنگر خانہ سے نو ہزار روٹی تیار کی گئی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا آٹے کی کتنی بوریاں پکائی گئی ہیں اور نمک کس حساب سے ڈالا ہے۔ حضور انور معاونین کے پاس تشریف لائے اور ازراہ شفقت روٹی سے ایک لقمہ لے کر کھایا۔

اس معائنہ کے بعد سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ دارالمسیح تشریف لے آئے۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل تشریف لے جا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مائیکل ایچ ہارٹ

ہندوستان کا اہم ترین مہاراجہ

اشوک (300 تا 232 قبل مسیح)

ہندوستان کی تاریخ میں اغلباً سب سے اہم مہاراجہ اشوک، موریہ خاندان کا تیسرا فرمانروا اور اس سلسلہ کے بانی چندر گپت موریہ کا پوتا تھا۔ چندر گپت ایک ہندوستانی، سیناپتی (سپہ سالار) تھا جس نے سکندر اعظم کی یورش کے بعد کے برسوں میں شمالی ہندوستان کا بیشتر علاقہ فتح کیا اور ہندوستانی تاریخ میں پہلی بڑی سلطنت کی بنیاد رکھی۔

اشوک کا سال پیدائش غیر معلوم ہے۔ غالباً یہ 300 قبل مسیح کے قریب پیدا ہوا۔ 273 قبل مسیح میں وہ مسند اقتدار پر جلوہ افروز ہوا۔ اول اول اس نے اپنے دادا کی حکمت عملیوں کا اتباع کیا اور اپنی قلمرو کو عسکری فتوحات کے ذریعے پھیلایا۔ اپنے اقتدار کے آٹھویں برس اس نے ہندوستان کی مشرقی سرحدوں پر واقع ریاست کلنگا کو گھمسان کی جنگ کے بعد جیتا (آج اس ریاست کو اڑیسہ کہا جاتا ہے) لیکن جب اسے اپنی فتح کے لئے انسانی جانوں کی قربانیوں کا احساس ہوا تو وہ خوف زدہ ہو گیا۔ ایک لاکھ انسان اس جنگ میں کھپت رہے تھے جبکہ اس سے زیادہ زخمی ہوئے تھے۔ اس صدمے اور پشیمانی کے عالم میں اشوک نے فیصلہ کیا کہ وہ ہندوستان کی فوجی فتح مکمل نہیں کرے گا۔ بلکہ ہر طرح کی جارحانہ کارروائیوں کو ترک کر دے گا۔ اس نے بدھ مت کو مذہبی فلسفہ کے طور پر اپنایا اور 'دھرم' کی فضیلتوں کو رائج کرنے کی کوشش کی جو راستی، رحم اور عدم تشدد پر مشتمل ہیں۔

ذاتی طور پر اشوک نے شکار ترک کر دیا اور سبزی خور بن گیا جبکہ زیادہ اہم وہ متعدد صلح جویانہ اور سیاسی حکمت عملیاں ہیں جو اس نے اختیار کیں۔ اس نے ہسپتال اور جانوروں کے اصطبل تعمیر کئے، درشت قوانین کو متروک کیا، سڑکیں بنوائیں اور نظام آب پاشی کو ترقی دی۔ اس نے سرکاری طور پر 'دھرم' بھکشو ملازم رکھے جو مختلف علاقوں میں جا کر لوگوں کو تقویٰ کی تلقین کرتے اور دوستانہ انسانی تعلقات کی حوصلہ افزائی کرتے۔ اس کے دور میں انتہا درجہ کی مذہبی رواداری کا رویہ اپنایا گیا۔ تاہم اشوک نے خاص طور پر بدھ مت کی تعلیمات کے فروغ کیلئے کام کیا' جو قدرتی طور پر جلد ہی مقبول عام کی سند کا حقدار ٹھہرا۔ بدھ بھکشوؤں کو مختلف ممالک میں تبلیغ کیلئے بھیجا گیا۔ بالخصوص 'سیلون' میں انہیں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔

اشوک نے حکم دیا کہ اس کی زندگی کی تفصیلات اور اس کی حکمت عملیوں کو بڑی چٹانوں اور ستونوں پر کندہ کروا کے تمام سلطنت میں نصب کروائے جائیں۔ ان میں سے کئی ایک ہنوز موجود ہیں۔ ان یادگاروں کے جغرافیائی پھیلاؤ سے ہمیں اشوک کی عظیم سلطنت کی وسعت کا درست اندازہ لگانے میں مدد ملتی ہے۔ جبکہ ان پر کندہ تحریروں سے ہمیں اس کی زندگی کے متعلق گراں مایہ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ جبکہ یہ ستون اپنے طور پر فن کے اعلیٰ نمونے ہیں۔

اشوک کی موت کے بعد پچاس برسوں میں موریہ سلطنت حصوں بخروں میں تقسیم ہوگئی۔ نہ ہی کبھی بعد میں یہ دوبارہ بحال ہوئی۔ لیکن بدھ مت کے فروغ کیلئے اس کی مساعی کے سبب دنیا پر اس کے اثرات نہایت دور رس ثابت ہوئے۔ جب اس نے عنان حکومت سنبھالا تو بدھ مت ایک مختصر اور مقامی مذہب تھا' صرف شمال مغربی ہندوستان میں ہی اسے کچھ مقبولیت حاصل تھی۔ اس کی موت کے وقت ہندوستان بھر میں اس مذہب کے پیروکار موجود تھے اور دنیا بھر میں ان کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا۔ خود گوتم بدھ کے بعد بدھ مت کے دنیا میں ایک بڑے مذہب کے طور پر فروغ میں اشوک کا کردار سب سے اہم ہے۔

☆......☆......☆......☆

محمد شریف خان صاحب

ہجرت 1947ء کے ہنگاموں کا شہید

بھائی محمد منیر خان شامی صاحب کی یاد میں

ہر سال 14 اگست کا تاریخ ساز دن مجھے میرے پیارے بڑے بھائی محمد منیر خان صاحب شامی کی شہادت کی یاد دلاتا ہے اور والدہ مرحومہ کی آنسوؤں سے بھری آنکھیں جو 1974ء یعنی مرحومہ کی وفات تک بار بار باہر کے دروازے کی طرف اٹھتی رہیں کہ شاید ''منیر آیا ہے'' جہاں بھائی کی ہمیشہ کے لئے جدائی سے دل ایک اداسی محسوس کرتا ہے، وہاں یہ سوچ کر دل مطمئن ہوتا ہے کہ مادرِ وطن کی آزادی میں میرا خون بھی شامل ہے۔

والد صاحب ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب ابوحنیفی مرحوم کا تعلق ایک کٹر حنفی خاندان سے تھا۔ آپ نے اگرچہ احمدیت سے متعلق سنا ہوا تو تھا، مگر سب مخالفت میں۔ جب ابا جی افریقہ میں ملازمت کے سلسلے میں تشریف لے گئے، وہاں دوسرے ہندوستان سے آئے ہوئے لوگوں میں احمدی احباب سے میل جول ہوا تو جہاں انہیں احمدیت کی تعلیم کا بغور مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا وہاں دوسرے ہندوستانی لوگوں کے مقابلہ میں احمدی احباب کی خوش اخلاقی سے بہت متاثر ہوئے۔ سوچنے سمجھنے اور دعا کا موقع ملا، انشراح صدر ہوا اور احمدیت کی نعمت سے نوازے گئے۔ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم کے افریقہ میں ابتدائی دور کی بات ہے۔

ابا جی افریقہ جاتے ہوئے ہم بچوں کو قادیان میں پڑھائی اور دینی تربیت کے لئے والدہ صاحبہ مرحومہ کی نگرانی میں چھوڑ گئے تھے۔ بڑے بھائی محمد حفیظ خان صاحب میڈیکل سکول امرتسر کے طالب علم تھے اور وہیں سکول کے ہوسٹل میں قیام پذیر تھے، ہفتہ پندرہ دن کے بعد گھر کا چکر لگا جایا کرتے۔ جبکہ بھائی منیر تعلیم الاسلام کالج قادیان کے طالب علم تھے۔ گھر بار اور چھوٹے بہن بھائیوں کی نگرانی والدہ صاحبہ اور بھائی منیر کے سپرد تھی۔

بھائی منیر خدا تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی تھے، آپ کو سائنس کے مضامین میں ایم ایس سی کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ چنانچہ آپ 1947ء میں بی ایس سی کے آخری سال میں پڑھ رہے تھے۔ باوجودیکہ سائنس کے طالب علم تھے آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ استاذی المکرّم پروفیسر مبارک احمد صاحب انصاری مقیم کینیڈا منیر شامی کے اس وقت کے ہم جماعت ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بھائی منیر کا صاف ستھرا علمی ذوق تھا۔ انگریزی اور اردو کتب، جرائد اور اخبارات کے مطالعہ کا شوق تھا۔ چنانچہ دونوں دوستوں نے ایک دفعہ مقابلہ میں آ کر تعلیم الاسلام کالج قادیان کی لائبریری میں موجود سب انگریزی ادب کی کتب کا مطالعہ کر چھوڑا تھا۔ مکرم ماسٹر فضل داد صاحب مرحوم لائبریرین تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے بھی اس بات کی تصدیق کی تھی۔ مجھے یاد ہے بھائی منیر کے پاس اس وقت کا مشہور باتصویر انگریزی رسالہ Illustrated Weekly of India) آیا کرتا تھا، مجھے بچپن میں تصویریں اکٹھی کرنے کا شوق تھا۔ میں نے ایک بار اس انگریزی رسالے میں سے بتائے بغیر ایک تصویر کاٹ لی تھی جس پر مجھے بھائی سے سخت سرزنش کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

بھائی منیر صلح جو اور منکسر المزاج نوجوان تھے۔ استاذی المکرّم پروفیسر سعید اللہ خان صاحب۔ ربوہ بھی بھائی منیر کے کلاس فیلو ہیں انہوں نے بتایا کہ بھائی منیر کی طبیعت میں مزاح تھا دوستوں نے مل کر ایک مجلس قائم کی ہوئی تھی جس کے ہفتہ وار اجلاسوں میں لطیفے اور مزاحیہ مضامین پڑھے جاتے اور دوستوں کی یہ محفلیں کشت زعفران بنی رہتیں۔ یہ محفلیں ہر ہفتے مختلف دوستوں کے گھر کی بیٹھکوں میں منعقد ہوتیں۔ اس زمانے میں شہر کے نوجوانوں کے لئے یہی ایک علمی و ادبی تفریح گاہ تھی۔ اخباروں کے مطالعہ کے باعث ملکی اور غیر ملکی حالات پر بھائی کی گہری نظر تھی۔ عربوں سے ہمدردی اور یکجہتی کے اظہار کی وجہ سے بھائی 'منیر شامی' کے نام سے پکارے جاتے تھے۔

ہمارا گھرانہ پروفیسر ارجمند خان صاحب مرحوم کے گھر کے آدھے حصہ میں کرایہ دار کے طور پر محلّہ دارالرحمت قادیان میں مقیم تھا۔ بھائی جماعتی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ہم بچوں کو بیت الذکر جانے کی تلقین کرتے اور نگرانی کرتے کہ میں (عمر 6 سال) اور بھائی معین (8 سال) اطفال کے اجلاسات میں باقاعدہ شامل ہوں۔ وقارعمل کے پروگراموں میں باقاعدگی سے حصہ لیں۔ آپ محلّہ میں ایک شریف نوجوان کے طور پر جانے جاتے تھے۔ بات چیت میں ہمیشہ مؤدب رہتے۔

میری بچپن کی یادوں میں اگست 1947ء کا مہینہ خاص یادیں لئے ہوئے ہے۔ اس ماہ قادیان جیسے پُرامن شہر میں خاص طرز کی گہما گہمی تھی۔ نووارد چہرے، مرد و زن ہر طرف پھرنے لگے تھے۔ کئی بستر اور سامان اٹھائے ہوئے، بیل گاڑیاں، اکا دکا تانگے ہر طرف خوف، سراسیمگی کا ساسماں تھا۔ بیوت میں پردے ڈال کر لوگوں کو ٹھہرایا گیا تھا۔ ہم بچوں کی سمجھ سوچ سے بالا کچھ ہو رہا تھا۔ صرف ایک بات ہم بچوں کو بار بار ذہن نشین کرائی جا رہی تھی کہ بلاضرورت اور اجازت گھر سے نہیں نکلنا۔ بھائی منیر ڈیوٹی پر سارا دن رہتے، صرف شام کے وقت کچھ وقت کے لئے خیریت معلوم کرنے گھر آتے۔ ایک دن والدہ صاحبہ نے کوئی اشد ضروری چیز لانے کے لئے مجھے بازار بھیجا۔ بازار کے باہر ریتی چھلے کے نزدیک کوئی صاحب سٹیج پر سفید کپڑے کی ٹوپی، قمیص اور دھوتی پہنے بڑے جوش میں تقریر کر رہے تھے، حاضرین میں بے چینی کے آثار تھے، میں سراسیمگی کے عالم میں گھر پہنچا، سب گھر والے پریشان تھے کہ کہاں چلا گیا؟

ابا جی افریقہ میں تھے، ہم بھائی بہن پریشان تھے۔ لوگ پاکستان جانے کے لئے بے چین، ایک طرح نفسا نفسی کا عالم تھا۔ حکومت کی طرف سے مہیا ٹرک نما بسیں کم پڑ رہی تھیں، ہر رات گولیوں کے چلنے کی آوازوں سے ڈر کر ہر کوئی گھر میں محصور ہو کر رہ گیا تھا۔ ناگہاں ایک شام گھر کے دروازے پر زور سے دستک نے سب گھر والوں کے دل دہلا دیئے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا، ہمارے خالہ زاد جو فوج میں تھے فوجی ٹرک لے کر ہمیں لینے آئے ہیں۔ بھائی منیر ہدایات کے مطابق گھر میں ٹھہرے رہے۔ بھائی کی آخری جھلک جو میرے ذہن میں محفوظ ہے، بھائی والدہ کو مل رہے تھے، والدہ انہیں بار بار ساتھ چلنے کو کہہ رہی تھیں۔

جس شام ہم گھر سے روانہ ہوئے، سکھوں نے حملہ کیا، بھائی کے پاس ابا جی کی دونالی بندوق تھی، بھائی نے مقابلہ کیا، صبح جب خدام پتہ کرنے گئے، بھائی چت صحن میں خون سے لت پت پڑے تھے، پیٹ چاک تھا اور روح کبھی کی قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔

جب ابا جی کو بیٹے کی شہادت کی خبر دیار غیر افریقہ میں ملی تو آپ نے خدا تعالیٰ کی توفیق سے یہ صدمہ بڑی بہادری سے سہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تذکرہ شہدائے احمدیت ؑکے سلسلہ کے خطبات میں 11 جون 1999ء کے خطبہ میں لندن میں از راہ شفقت بھائی کا تذکرہ درج ذیل پُرشفقت الفاظ میں فرمایا:

مکرم محمد منیر صاحب شامی مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب ابوحنیفی کے ہاں تنزانیہ میں 1922ء میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ 1947ء کے دوران آپ تعلیم الاسلام کالج قادیان میں بی اے کے طالب تھے۔ آپ واقفِ زندگی تھے اور عربوں سے اپنی ہمدردی کی وجہ سے آپ کو لوگوں نے شامی مشہور کر دیا حالانکہ ملک شام سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا لیکن عربوں سے محبت تھی۔

آپ خاموش طبع محنتی طالب علم تھے۔ انگریزی زبان پر عبور حاصل تھا۔ جماعت سے انتہائی محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ امام وقت کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے تھے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ مکرم چوہدری فضل داد صاحب مرحوم لائبریرین بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے لائبریری کی تمام کتب پڑھ لی تھیں۔

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کے مطابق اپنے گھر دارالرحمت قادیان بر مکان خان ارجمند خان صاحب مرحوم محلّہ کی حفاظت کے سلسلہ میں مقیم تھے۔ گھر میں دونالی بندوق تھی۔ ادھر ادھر سے سکھوں کے ہونے والے حملوں کے دوران خوب مقابلہ کرتے رہے۔ ایک رات سکھوں نے ان کے گھر کی دیوار پھاند کر اندھیرے میں آپ پر حملہ کیا اور آپ کو قربان کر دیا۔ جب خدام کو حکم ہوا کہ وہ ہوسٹل میں جمع ہو جائیں تو آپ کو نہ پا کر جب پتہ کیا گیا تو آپ کو گھر کے صحن میں چت پڑا پایا گیا۔ آپ کی انتڑیاں باہر نکل چکی تھیں اور آپ شہید ہو چکے تھے۔

آپ کے والد صاحب جو اُن دنوں تنزانیہ میں تھے وہ بھی اللہ کے فضل سے بہت مخلص انسان تھے۔ دراصل ان سے اخلاص ورثہ میں پایا تھا۔ ان کی ڈائری کے اندراج بتاریخ 3 ستمبر 1947ء میں یہ پُرخلوص عبارت درج ہے۔ ''آج قادیان میں عزیز محمد منیر خاں شامی نے شہادت کی سعادت پائی''۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے تین بھائی اور ایک بہن زندہ ہیں۔ سب سے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب آجکل ٹورانٹو میں رہتے ہیں۔ ان کے دو چھوٹے بھائی بھی تھے محمد معین خان صاحب لاہور میں اور پروفیسر محمد شریف خان صاحب ربوہ میں مقیم ہیں۔ جبکہ ان کی بہن خدیجہ بیگم صاحبہ مانٹریال میں آباد ہیں۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 7۔ستمبر 1999ء)

والد صاحب مرحوم اپنی زندگی کا واقعہ سنایا کرتے تھے:۔ ''ڈڈوما، تنزانیہ کے ہسپتال میں ایک دن ادھر اُدھر جاتے ہوئے میرا پاؤں پھسل گیا تو دوسرے ڈاکٹروں نے جو سب انگریز تھے مزاحاً فقرہ بازی کی۔ لگتا ہے ڈاکٹر خان کے بچے رات کے وقت خان کو سونے نہیں دیتے، اس لئے دن کے وقت پھسل پھسل پڑ رہا ہے۔ بھلا ہمیں بتاؤ تو سہی اتنے بچوں کا کیا کرو گے؟''

میں نے انہیں جواب دیا: God willing, I will make of them a doctor, an engineer, a clergy man and a teacher. ابا جی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے میری خواہش کو بہتر رنگ میں پورا کیا اور مجھے ایک شہید بھی عطا کر دیا۔

خبریں
قومی اخبارات سے

منیٰ میں بھگدڑ مچنے سے 350 افراد ہلاک

منیٰ میں رمی جمار کے دوران بھگدڑ مچنے سے ہلاک ہونے والے عازمین حج کی تعداد 350 سے بڑھ گئی ہے۔ ٹی وی رپورٹ کے مطابق ان ہلاک ہونے والے حاجیوں میں ایک پاکستانی بھی شامل ہے۔ جبکہ 15 پاکستانیوں کے زخمی ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے صدر جنرل مشرف اور وزیر اعظم شوکت عزیز نے اس سانحہ پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔

اقوام متحدہ کی امداد بحال

اقوام متحدہ نے پاکستان کے زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے امدادی کارروائیوں کو دوبارہ شروع کر دیا ہے امدادی اشیاء پہنچانے میں 18 ہیلی کاپٹر حصہ لے رہے ہیں۔

ولادت

مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید انچارج دارالضیافت تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ مریم ندیم صاحبہ اہلیہ مکرم ندیم احمد مجاہد صاحب ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کو مورخہ 3 جنوری 2006ء کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام رمشہ ندیم تجویز ہوا ہے۔ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب راولپنڈی کی پوتی ہے احباب جماعت سے بچی کی صحت وسلامتی، نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اہل ربوہ کیلئے خوشخبری
بہتر معیار صحت، بہتر زندگی
پکانے کا خالص کینولہ آئل ولی آئل ملز
خوبیاں یہ جمتا نہیں کولیسٹرول اور ہیک سے پاک
وٹامن ای سے بھرپور صاف شفاف ٹرپل ریفائنڈ شدہ
توانائی بخش۔ کھانوں کی قدرتی لذت کو نکھارتا ہے
-/50 روپے فی لیٹر
دل کے مریضوں کیلئے موزوں ترین
برائے رابطہ 03007715399
0476214799
سمیع اللہ باجوہ۔ عمر مارکیٹ نزد گلشن احمد نرسری ربوہ

ڈیلرز ان باڈی پارٹس
QA قیصر آٹوز
80/جی آٹو سنٹر بادامی باغ۔ لاہور
فون آفس 042-7706202
طالب دعا: محمد یونس ایکس سینئر مینیجر APL۔ لاہور

تربیتی کلاس داعیان کینیا (نیانزا ریجن) کا انعقاد

رپورٹ: محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ

نیانزا ریجن کے داعیان الی اللہ کی دس روزہ تربیتی کلاس احمدیہ مشن کسومو میں 23 ستمبر تا 2/ اکتوبر 2005ء منعقد ہوئی۔ اس کلاس میں ریجن ہذا کی مختلف جماعتوں سے 14 داعیان الی اللہ نے شرکت کی۔ کلاس کے انتظامی امور کی نگرانی اور طعام کی تیاری مکرم عبدالکریم صاحب صوبائی قائد کسومو نے کی جبکہ تعلیم و تدریس میں معلم عبداللہ حاجی صاحب نے خاکسار کی معاونت کی۔ اگرچہ اس کلاس کے لئے طلباء جمعہ کی صبح کو ہی کسومو پہنچ گئے تھے اور انہیں پڑھانا بھی شروع کر دیا تھا تاہم اس کا باضابطہ افتتاح مکرم مولانا جمیل احمد صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے ہفتہ کے روز بعد از نماز فجر کیا۔ آپ نے طلباء سے تعارف حاصل کرنے کے بعد انہیں نہایت مفید نصائح فرمائیں اور پھر کلاس کی کامیابی اور جماعت کی ترقی کے لئے دعا کروائی۔

کلاس کا آغاز روزانہ نماز تہجد سے ہوتا تھا۔ نماز فجر کے بعد خاکسار درس قرآن کریم دیتا اور معلم عبداللہ حاجی صاحب درس حدیث دیتے۔ ایک گھنٹہ کے لئے ناشتہ اور تیاری کا وقفہ ہوتا۔ اس دوران طلباء بیت الذکر اور مشن کمپاؤنڈ کی صفائی کرتے اور پودوں کو پانی دیتے۔ آٹھ بجے کلاس شروع ہوتی جو بارہ بجے تک جاری رہتی۔ دو بجے تک نماز اور کھانے کا وقفہ ہوتا جس کے بعد نماز عصر تک کلاس جاری رہتی۔ عصر کی نماز کے بعد سارے دن کا آموختہ دہرایا جاتا اور چھ بجے کلاس ختم ہوتی۔ اس کے بعد نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی اور شام کے کھانے کا پروگرام ہوتا۔ اسی کے دوران طلباء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ مشرقی ومغربی افریقہ ویورپ کی ویڈیو ریکارڈنگ دکھائی جاتی۔ نماز عشاء کے بعد پھر معلم عبداللہ صاحب دہرائی کرواتے اور دس بجے شب کلاس کا اختتام ہوتا۔

اس کلاس میں ارکان دین، ارکان ایمان، ندا اقامۃ، نماز، وضو کا طریق، تیمّم کا طریق، وضو کی دعا بیت الخلاء جانے اور نکلنے کی دعا۔ دعا بعد ندا بیت میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا۔ نماز جنازہ، دعائے قنوت سونے اور جاگنے کی دعا۔ کھانا شروع کرنے اور کھانے کے بعد کی دعا خطبہ جمعہ، دس احادیث نبویہ ادعیۃ الرسول نماز کے مسائل اور روزہ کے مسائل کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ، خلفاء راشدین کا تعارف، عقائد احمدیت، حضرت مسیح موعود وخلفاء احمدیت کا تعارف وغیرہ پڑھائے گئے۔

اس کلاس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ طلباء کو اس طرح تربیت دی جائے کہ وہ اپنے علاقوں میں عندالضرورت نماز پڑھانے، خطبہ جمعہ دینے اور جنازہ وغیرہ پڑھانے کا کام کر سکیں۔

انشاء اللہ چند ماہ بعد اس سلسلہ کی دوسری کلاس کا انعقاد ہوگا جس میں ان داعیان الی اللہ کو مزید امور سکھائے جائیں گے یوں انہیں اس قابل بنا دیا جائے گا کہ جماعتی تربیت کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں اور دین حق کے بنیادی احکامات سے آگاہی ہو۔ اور مرحلہ وار کلاسز کا انعقاد کر کے انہیں اس قابل بنایا جائے گا کہ یہ جماعت میں تربیتی ذمہ داریاں ادا کر سکیں اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت میں معلمین ومربیان کا ہاتھ بٹا سکیں۔

اس کلاس کے لئے طلباء نے آنے جانے کا کرایہ خود ادا کیا۔ بعض طلباء جو کرایہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے وہ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ کلومیٹر دور سے سائیکلوں پر آئے اور سائیکلوں پر ہی واپس گئے۔ تاہم بعض طلباء کی مالی معاونت بھی کی گئی۔

کلاس میں زبانی تدریس کے علاوہ نوٹس بھی لکھ کر دئے گئے۔ طلباء کو نوٹ بکس بھی مہیا کی گئیں۔

الحمدللہ اس کلاس میں طلباء نے نظم وضبط اور تعاون کا اچھا مظاہرہ کیا اور کلاس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ تمام طلباء کو کتابچہ نماز مترجم سواحیلی اور کتابچہ دینی تعلیمات بزبان سواحیلی تحفۃً دئے گئے۔ 2/ اکتوبر کو بعد نماز ظہر کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

دعا ہے کہ مولیٰ کریم انہیں زیادہ سے زیادہ نافع الناس وجود بنائے اور جماعت کی بہترین خدمت کی توفیق دے۔ آمین

AL-FAZAL
PURE WATER
PURE DRINKING WATER
گلی 3 رچنا ٹاؤن پٹرول پمپ سٹاپ جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون آفس 0321-4366283-7=042-7963218

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔جنوری 2006ء

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	5:28

فون: 6211956
یادگار روڈ ربوہ
لکی میڈیکل سٹور
Life Saving Drugs رینٹ اے کار
موبائل کارڈ، کالنگ کارڈ، نیٹ کارڈ، فیکس سروس

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ موبائل 0301-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر: 6214209

فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل تحصیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

طاہر پراپرٹی سنٹر
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
پروپرائیٹر۔ منیر احمد
گھر: 62 12647
فون دکان: 6215378- Mob:0300-7704735
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 دارالرحمت شرقی جوئیہ مارکیٹ ربوہ

پریمیر کرنسی ایکسچینج کمپنی بی، پرائیویٹ لمیٹڈ
ڈالر، سٹرلنگ پاؤنڈ، یورو، کینیڈین ڈالر ودیگر
فارن کرنسی کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
فون: 047-6212974-6215068

C.P.L 29-FD